www.emarsiya.com

مرثیہ

(۱)

انصارِ شاہِ دیں جو ہوئے خلد کو رواں
اکبرؔ کو بھیجنے لگے جب شہِ زماں
بچوں کو اپنے لیکے بڑھیں آگے بی بیاں
مولا کے گرد پھر کے یہ کرنے لگیں بیاں
اصحاب چل بسے تو نہ حضرت ملول ہوں
نادار خادماؤں کے ہدیئے قبول ہوں

(۲)

سچ ہے دلوں کے چین یہ آنکھوں کے تارے ہیں
ہم سے زیادہ سیدِ والا کو پیارے ہیں
صدقہ مگر حضور کا بچے ہمارے ہیں
حضرت پہ جان دینے کو تیار سارے ہیں
جوشِ جہاد ان میں جوانوں سے کم نہیں
کر لیجئے یقین کہ مغموم ہم نہیں

(۳)

حضرت نے اذنِ جنگ دیا نونہالوں کو
بھیجا سجا کے ماؤں نے ان خوش جمالوں کو
کافر شہید کرتے تھے اللہ والوں کو
مولاؑ اٹھا کے لاتے تھے ان خستہ حالوں کو
کرتی تھی ماں جو شکر ادا کردگار کا
سر چومتی تھیں بی بیاں اس سوگوار کا

www.emarsiya.com

(۴)

ہوتا تھا جب شہید کوئی طفلِ مہ لقا
آجاتے تھے جلال میں عباسؑ باوفا
غیظ و غضب سے کرکے نظر سوئے اشقیا
کہتے تھے ظالمو - تمہیں آتی نہیں حیا
بزدل - لعینو - کیوں یہ بداعمال کرتے ہو
بچوں کے زخمی جسم بھی پامال کرتے ہو

(۵)

لاشِ شہید خیمے میں پہنچا کے آؤں گا
ہمراہِ سیدالشہداء جا کے آؤں گا
مولاؑ سے ذوالفقار جو میں پا کے آؤں گا
یہ جنگ جیتنے کی قسم کھا کے آؤں گا
ٹکڑے کئے ہیں تن مری گودی کے پالوں کے
گِن گِن کے بدلے لوں گا میں سب نونہالوں کے

(۶)

نازاں بہت ہو - نہر پہ قبضہ جما کے تم
خوش ہو رہے ہو بچوں کو پیاسا رُلا کے تم
ہنستے ہو اہلبیتؑ نبیؐ کو ستا کے تم
آؤں گا میں تو بھاگو گے جانیں بچا کے تم
مہلت نصیب ہوگی نہ تمکو فرار کی
آئیگی یاد جنگ شہِ ذوالفقار کی

(۷)

لیکن ہزار حیف - جب اذنِ وغا ملا
غازی کو صرف نیزہ کیا شاہ نے عطا
فرمایا پیاس سے ہے برا حال بچوں کا
اس دم تمہاری ذات ہے ان سب کا آسرا
یہ خشک مشک لے کے لبِ نہر جاؤ تم
ممکن اگر ہو - پیاسوں کو پانی پلاؤ تم

www.emarsiya.com

(۸)

حکم حسینؑ سن کے نظاہر کیا قلق
رنگِ رُخِ شجاع ذرا بھی ہوا نہ فق
اس باوفا کے ضبط پہ ہوتا ہے سینہ شق
ہر چند آسمان و زمیں کے ہے طبق
خیمے سے سوئے نہر تو بے عذر چل پڑے
گنجِ شہیداں دیکھا تو آنسو نکل پڑے

(۹)

جب چھوڑے جا رہے تھے۔ شہیدوں کے لاشوں کو
دل میں لبا رہے تھے۔ شہیدوں کے لاشوں کو
بے سر جو پا رہے تھے۔ شہیدوں کے لاشوں کو
رو کر سنا رہے تھے۔ شہیدوں کے لاشوں کو
تم سب کے بدلے لینے کے امکان گھٹ گئے
پیارو۔ بغیرِ تیغ مرے ہاتھ کٹ گئے

(۱۰)

نیزے سے صاف کرتا ہوا راستہ دلیر
مشکیزہ لیکے نہر میں اترا علیؑ کا شیر
بھرنے میں مشکِ خشک زیادہ ہوئی جو دیر
ساحل پہ آکے چھپ گئے جو ہو گئے تھے زیر
دھوکے سے دونوں ہاتھ جو ہو کر قلم گرے
غازی گرا زمین پہ مشک و علم گرے

(۱۱)

مولاؑ کے دل میں درد اٹھا۔ جھک گئی کمر
کیا جانے کیسے پہنچے برادر کی لاش پر
زانو پہ سر جو رکھنے لگے شاہِ بحر و بر
غازی کی روح نے کیا سوئے جناں سفر
پیاسی سکینہ رہ گئی سقے کی چاہ میں
خوں رو رہے تھے مشک و علم خیمہ گاہ میں

www.emarsiya.com

(۱۲)

اہلِ عزا کے دِل ہیں اِسی غم سے چُور چُور
پیاروں کے بدلے لے نہ سکا غازیٔ غیوّر
رو رو کے تو بھی ذکرِ علمدار کر ظہورؔ
مومن ادا کریں حقِ عباسؑ ذی شعور

ماتم کریں شہیدوں کا ۔ خادم شہیدوں کے
لے لیں گے بدلے ۔ حجتِ قائم شہیدوں کے